حروف مقطعات کی امتیازی خصوصیات

پروفیسر ابو مسعود حسن علوی

حروف مقطعات حروف تہجی کی طرح الگ ،مفرد پڑھے جاتے ہیں ۔ قرآن مجید میں کل ۱۱۴ سورتیں ہیں ۔ان میں سے انتیس (۲۹) سورتوں کے آغاز میں حروف مقطعات ہیں ۔تمام حروف مقطعات کی تعداد (۷۸) ہے مکررات کو چھوڑ کر صرف ۱۴ حروف ہیں جبکہ حروف تہجی ۲۸ ہیں گویا یہ کل حروف تہجی کا نصف ہیں ۔ حروف مقطعات یہ ہیں ا، ح، ر، س، ص، ط، ع، ق، ک، ل، م، نون، ھ، ی، انہیں حروف نورانی بھی کہا جاتا ہے ان میں سے ' ق ' ن ' ی ' کے علاوہ باقی حروف غیر منقوط ہیں ۔

قرآن عزیز کی جن سورتوں کے آغاز میں حروف مقطعات آئے ہیں انکے بعد قرآن کی حقانیت کا ذکر ہے گویا ان حروف کا اوائل سور میں لانا اعجاز قرآن کی دلیل ہے کہ یہ کتاب الہٰی عام حروف تہجی سے مرکب ہے جو تم روز مرہ زندگی میں استعمال میں لاتے ہو پھر تمہارا اس قسم کا کلام نہ لاسکنا اس کے معجز ہونے کی دلیل ہے ۔ سورہ مریم، عنکبوت ، روم اور نون کی سورتوں کا آغاز اگرچہ قرآن کے ذکر سے نہیں کیا گیا ۔ تاہم انکے اوائل میں ایسے دلائل کا ذکر ہے جن سے وحی ونبوت کا اثبات ہوتا ہے ۔

حروف مقطعات والی تمام سورتیں مکی ہیں سوائے البقرۃ و العمران کے جو کہ دونوں مدنی سورتیں ہیں لیکن ان دونوں کے مضامین اور اسلوب بیان مکی سورتوں جیسا ہے ان میں اہل کتاب اور مشرکین کو متنبہ کرنے کے ساتھ قرآن کریم کو تسلیم کرنے کی دعوت دی گئی ہے ۔

سورہ البقرۃ کا آغاز

الم ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین سے کرکے بتایا گیا ہے کہ اس کتاب کے کلام الہی ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جاسکتا۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین (البقرۃ ۔ ۲۳)

کفار اور مشرکین کو چیلنج کیا گیا کہ اس کتاب کے بارے تمہیں کچھ اعتراض ہے تو تم سب مل کر ایک سورت بناؤ ۔ اسکے بعد بتایا کہ تم ایسا ہرگز نہیں کرسکو گے ۔

رمضان میں نزول قرآن کے بارے میں بتایا :

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان (۱۸۵)

یہ رمضان کا مہینہ ہے اس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے باعث ہدایت ہے اور اس میں ھدایت کے واضح احکام ہیں اور یہ فرقان یعنی حق وباطل میں تفریق کرنے والی کتاب ہے ۔

سورہ البقرۃ میں مدنی سورت ہونے کے باوجود ۔ قرآن کی صداقت ۔ دین کے اہم بنیادی امور ۔ اسلام کی حقانیت وغیرہ کا بیان موجود ہے ۔

قرآن کی حقانیت

العمران -**اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم** (۲) - **نزل علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ وانزل التورات والانجیل** (۳)

دین کی بنیادی باتیں

ان الدین عنداللّٰہ الاسلام(۹)(اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے)

قل یااھل الکتاب تعالوا الی کلمہ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہ شیئا"(۶۴)

(آپ کہیے ۔ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں تسلیم کی گئی ہے اس کی طرف آو ۔ وہ یہ کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں ۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں) ۔

ومن یبتغ غیرالاسلام دینا" فلن یقبل منہ (۸۵)

(جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا ۔ وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیاجائے گا)

سورہ البقرۃ اور سورہ العمران دونوں اوائل مدنی سے تعلق رکھتی ہیں مکی سورتوں کی طرح یہود ونصاریٰ کی تنبیہ کے لئے ان کا آغاز بھی حروف مقطعات سے کیا گیا ہے ۔ سورتوں کے آغاز میں حروف مقطعات لانے کی غرض وغائت

ایک دائمی امر ہے اسلئے یہ ضرورت مشرکین کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی ہے - وہ سورتیں جن کے آغاز میں حروف مقطعات آئے ہیں انکی تفصیل یہ ہے -

ا- سورة البقرة

الم (۱)ذلک الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین -(۲)

الف، لام، میم، (۱) اس کتاب کے کلام الٰہی ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے -(۲)

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورة من مثلهوادعوا شهداء کم من دون الله ان کنتم صادقین (البقرة ۲۳)

(اور اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندے محمد ﷺ پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہے تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہیں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو)

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینات من الهدی والفرقان

(۱۸۵)

(یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے سراپا ھدایت ہے اور ھدایت کی اس میں روشن باتیں ہیں اور وہ حق وباطل میں تفریق کرنے والا ہے -

اس سورت میں قرآن کی صداقت دین کے اہم بنیادی امور اسلام کی حقانیت جیسے امور کا بیان ہے -

۲۔ العمران

الم ۔ اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم نزل علیک الکتاب بالحق

مصدقالما بین یدیہ وانزل التوارت والانجیل ۔ من قبل ھدی للناس وانزل

الفرقان ۔ (العمران ۱ ۔ ۳)۔

الف ' لام ' میم ' اللہ جو معبود برحق ہے اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

زندہ اور ہمیشہ رہنے والا ہے اے (محمد) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی آسمانی

کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے تورات اور انجیل نازل کی اور پھر

قرآن' جو حق وباطل کو الگ کردینے والا ہے' نازل کیا ۔

دین کے بنیادی باتیں

ان الدین عنداللّٰہ الاسلام(العمران ۱۹) (اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے)

قل یااھل الکتاب تعالوا الی کلمہ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللّٰہ

ولا نشرک بہ شیئا (العمران ۶۴)

کہہ دیجیے ۔ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے

درمیان یکساں تسلیم کی گئی ہے ۔ اس کی طرف آو ۔ وہ یہ کہ اللہ کے سوا ہم

کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں ۔

ومن یبتغ غیرالاسلام دینا فلن یقبل منہ(العمران ۸۵)

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں

کیا جائے گا۔

العمران بھی مدنی سورت ہے لیکن اس میں بھی بنیادی عقائد کا بیان ہے۔

۳۔ الاعراف (مکیہ)

المص - كتاب انزل اليك فلا يكن فى صدرك حرج منه لتنذر به

وذكرىٰ للمومنين ۔(الاعراف ۱ - ۲)

الف، لام، میم، صاد، (اے محمد) یہ کتاب جو تم پر نازل ہوئی ہے اس سے

تمہیں تنگ دل نہیں ہونا چاہیے یہ نازل ہوئی ہے کہ تم اسکے ذریعے سے

لوگوں کو ڈراؤ اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

ولقد جئناهم بكتٰب فصلنه على علم هدى و رحمه لقوم يومنون (الاعراف

۵۲)

یہ قرآن تمہارے رب کی جانب سے دانش وبصیرت اور مومنوں کے لئے

ہدایت اور رحمت ہے۔

۴۔ سورۃ یونس (مکیہ)

الر تلك ايت الكتٰب الحكيم اكان للناس عجبا" ان اوحينا الىٰ رجل

منهم ان انذر الناس وبشر الذين امنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم (۱---۲)

الف، لام، را، یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۔کیا لوگوں کو تعجب ہوا؟ کہ

ہم نے وحی بھیجی ایک آدمی پر ان میں سے کہ وہ لوگوں کو ڈرائے، اور ایمان

والوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لیے سچا پایہ (مقام) ہے ان کے رب کے

پاس -

۵- سورۃ ھود (مکیہ)

الر کتاب احکمت آیاته ثم فصلت من لدن حکیم خبیر -(١- ٢)

الف' لام' را' یہ وہ کتاب ہے جسکی آیتیں مستحکم ہیں اور خدائے حکیم و خبیر

کی طرف سے یہ تفصیل بیان کردی گئی -

٦- سورۃ یوسف (مکیہ)

الر - تلک آیات الکتاب المبین انا انزلناه قرآناً عربیا لعلکم تعقلون

(١----٢)

الف' لام' را' ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا تاکہ تم اسکو سمجھ سکو -

۷- سورۃ الرعد(مکیہ)

المرتلک آیات الکتب والذی انزل الیک من ربک الحق ولکن

اکثر الناس لایومنون

الف' لام' میم' را - (اے محمدؐ) یہ کتاب الہی کی آیات ہیں - جو تمہارے

پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے - حق ہے - لیکن اکثر لوگ ایمان

نہیں لاتے -

له دعوة الحق والذین یدعون من دونه لایستجیبون لهم بشی الا کباسط

كفيه الى الماء ليبلغ فاه وما هو ببالغه وما دعاء الكافرين الا في ضلل

(۱۳--۱۴)

دعوت حق تو اسی کے لئے ہے اور جن کو یہ لوگ اسکے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تا کہ دوری سے اسکے منہ تک پہنچے حالانکہ وہ اس تک کبھی بھی نہیں آسکتا اور اسی طرح کافروں کی پکار بے کار ہے۔

۸۔ سورة ابراھیم (مکیہ)

الر كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمات الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد

الف، لام، را، یہ ایک پر نور کتاب ہے اسکو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ھے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاو یعنی انکے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابل تعریف اللہ کے راستے کی طرف۔

هذا بلاغ للناس ولينذروا به و ليعلموا انما هو اله واحد وليذكر اولوا الالباب (۵۲)

یہ قرآن لوگوں کے نام اللہ کا پیغام ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے تاکہ اہل عقل نصیحت حاصل کرسکیں۔

۹۔ سورة الحجر (مکیہ)

الر تلک آیات الکتاب وقرآن مبین (۱) الف، لام، را، یہ خدا کی کتاب اور قرآن روشن کی آیتیں ہیں ۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون(۹)

بے شک یہ کتاب نصیحت ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اسکے نگہبان ہیں ۔

ولقد اتینک سبعا من المثانی والقرآن العظیم (۸۷)

اور ہم نے تم کو سات آیتیں جو نماز میں دہرا کر پڑھی جاتی ہیں یعنی سورہ الحمد اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے ۔

۱۰۔ سورۃ مریم (مکیہ)

کھیعص ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا(۲)

کاف، ھا، یا، عین، صاد، یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا بیان ہے جو اسے اپنے بندے زکریا پر کی تھی ۔

۱۱۔ سورۃ طہ(مکیہ)

طہ (۱)**ما انزلنا علیک القرآن لتشقٰی** (۲) **الا تذکرۃ لمن یخشٰی** (۳)اے محمد ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ بلکہ اس شخص کو نصیحت دینے کے لئے نازل کیا ہے جو خوف رکھتا ہے ۔

وکذلک انزلنٰہ قرآنًا عربیًا وصرفنا فیہ من الوعید لعلھم یتقون اویحدث لھم ذکرا(۱۱۳) اور ہم نے اس کو اسی طرح کا قرآن عربی نازل کیا

ہے اور اس میں طرح طرح کے ڈراوئے بیان کردیے ہیں تا کہ لوگ پرہیزگار

بنیں یا خدا ان کے لئے نصیحت پیدا کردے۔

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشہ ضنکا" ونحشرہ یوم القیامہ اعمی

(۱۲۴)

اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گااسکی زندگی تنگ ہوجائیگی اور قیامت کو

ہم اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

۱۲۔ سورۃ الشعراء (مکیہ)

طسم (۱)تلک آیات الکتاب المبین (۲)

طا' سین' میم' (۱) یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۲)

وانہ لتنزیل رب العالمین (۱۹۲) نزل بہ الروح الامین (۱۹۳)علی قلبک

لتکون من المنذرین(۱۹۴)

اور یہ قرآن خدائے "پروردگار" کا اتارا ہوا ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ

لے کر اترا ہے۔یعنی اس نے تمہارے دل پر القا کیا ہے تا کہ لوگوں کو

نصیحت کرتے رہو اور القا بھی فصیح عربی زبان میں کیا ہے

۱۳۔ سورۃ النمل (مکیہ)

طس - تلک آیات القرآن وکتاب مبین(۱)ھدی وبشری للمومنین (۲)

طا' سین ' یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۱)مومنوں کے لئے ہدایت

اور بشارت ہے ۔

وانک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم (۲)

اور تم کو خدائے حکیم وعلیم کی طرف سے عطا کیاجاتا ہے ۔

ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون (۷۶)

وانہ لھدی ورحمہ للمومنین(۷۷)

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں بیان کردیتا ہے -(۷۶) اور بے شک یہ مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے (۷۷)

۱۴۔ سورۃ القصص (مکیہ)

طسم (۱) تلک آیات الکتب المبین (۲)طا، سین، میم (۱)یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۲)

۱۵۔ سورۃ العنکبوت (مکیہ)

الم (۱)احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون (۲)

الف، لام، میم، (۱) کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوڑ دیے جائیں گے۔اور ان کی آزمائش نہیں کی جائیگی (۲)

وکذلک انزلنا الیک الکتاب فالذین اتینھم الکتاب یومنون بہ ومن

هولاء من یومن به وما یجحد بایاتنا الا الکافرون(۴۷) اور اسی طرح ہم

نے تمہارے طرف کتاب اتاری ہے تو جن لوگوں کو ہم نے کتابیں دی تھیں

وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور ہماری آیتوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو

کافر ازلی ہیں۔

بل هو آیات بینات فی صدور الذین اوتوالعلم وما یجحد بایاتنا الا

الظالمون(۴۹)

بلکہ روشن آیتیں ہیں جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے انکے سینوں میں محفوظ اور

ہمای آیتوں سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو ظالم ہیں (۴۹)

۱۶۔ سورۃ الروم (مکیہ)

الم (۱) غلبت الروم (۲)فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سیغلبون (۳)۔

الف، لام، میم، (۱)اہل روم مغلوب ہوئے (۲) نزدیک کے ملک میں اور وہ

مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ۔(۳)(اس آیت میں

زبردست پیشن گوئی کی گئی ہے جو بعد میں پوری بھی ہوئی)

ولقد ضربنا للناس فی هذا القرآن من کل مثل ولئن جئتهم بایه لیقولن

الذین کفروا ان انتم الامبطلون(۵۸)

اور ہم نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان

کردی ہے اور اگر تم ان کے سامنے کوئی نشانی پیش کرو تو یہ کافر کہہ دیں گے

کہ تم تو جھوٹے ہو (۵۸)

۱۷۔ سورۃ لقمان (مکیہ)

الم (۱) تلک آیات الکتاب الحکیم (۲) ھدی و رحمۃ للمحسنین (۳)

الف، لام، میم (۱) یہ حکمت بھری کتاب کی آیتیں ہیں (۲) نیکو کاروں کے لیے
ہدایت اور رحمت (۳)

۱۸۔ سورۃ سجدہ (مکیہ)

الم (۱) تنزیل الکتاب لا ریب فیہ من رب العالمین (۲)

الف، لام، میم (۱) اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیاجانا تمام
جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے ۔ (۲)

ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہ ثم اعرض عنھا من المجرمین منتقمون ۔
(۲۲)

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں
سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیرے، ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ
لینے والے ہیں ۔

۱۹۔ سورۃ یٰسین (مکیہ)

**یس (۱) والقرآن الحکیم (۲) انک لمن المرسلین (۳) علی صراط
مستقیم (۴) تنزیل العزیز الرحیم (۵)**

یاء، سین(۱) قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے (۲) اے محمدؐ

! بے شک تم پیغمبروں میں سے ہو، (۳)سیدھے رستے پر (۴) یہ خدائے غالب

اور مہربان نے نازل کیا ہے (۵)

وما علمنا الشعر وما ینبغی له ان هو الا ذکر و قرآن مبین (۶۹)

اور ہم نے ان کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کے شایان شان ہے یہ

محض نصیحت اور صاف صاف قرآن پر از حکمت ہے۔

۲۰۔ سورۃ ص (مکیہ)

ص والقرآن ذی الذکر(۱)

صاد قسم ہے قرآن کی جو نصیحت دینے والا ہے کہ تم حق پر ہو۔

۲۱۔ سورۃ المومن (مکیہ)

حم()تنزیل الکتاب من اللّٰه العزیز العلیم ()

حا، میم (۱) اس قرآن کا اتارا جانا اللہ غالب ہر چیز کے جاننے والے (کی

طرف) سے ہے۔

۲۲۔ (حم سجدہ)(مکیہ)

حم (۱) تنزیل من الرحمٰن الرحیم(۲) کتاب فصلت آیاته قرآنا عربیا لقوم

یعلمون(۳) بشیرا ونذیرا فاعرض اکثرهم فهم لا یسمعون(۴)

حا، میم(۱) یہ کتاب خدائے رحمٰن اور رحیم کی طرف سے اتری ہے (۲)۔ اسی

کتاب جس کی آیتیں واضح ہیں یعنی قرآن عربی ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں (۳) جو بشارت بھی سناتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے لیکن ان میں سے اکثروں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں ۔(۴)

ان الذین کفروا بذکر لما جاء ھم وانہ لکتاب عزیز (۴۱)**لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید** (۴۲)جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ ان کے پاس آئی اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے ۔(۴۱) اس پر جھوٹ کا دخل نہ تو آگے سے ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے ۔اور دانا اور خوبیوں والے اللہ کی اتاری ہوئی ہے۔ (۴۲)

۲۳۔ سورۃ الشوریٰ (مکیہ)

حم (۱) **عسق** (۲) **کذالک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم** (۳)

حا، میم (۱) عین، سین، قاف (۲)اور اسی طرح تمہارے پاس قرآن عربی بھیجا ہے تاکہ تم بڑے گاؤں یعنی مکہ کے رہنے والوں کو اور جو لوگ اس کے اردگرد رہتے ہیں ان کو رستہ دکھاؤ اور انہیں قیامت کا دن بھی جس میں کچھ شک نہیں بہت خوف دلاؤ اس روز ایک فریق بہشت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں ۔(۳)

۲۴۔ سورۃ الزخرف (مکیہ)

حم(۱) والکتب المبین (۲) انا جعلنه قرانا" عربیا" لعلکم تعقلون (۳)

وانه فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم(۴)

حا' میم (۱) کتاب روشن کی قسم (۲) کہ ہم نے ان کو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ

تم سمجھو (۳) اور یہ بڑی کتاب بھی لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھی ہوئی

اور بڑی نصیحت اور حکمت والی ھے ۔(۴)

۲۵۔ سورۃ الدخان (مکیہ)

حم (۱)والکتاب المبین (۲)انا انزلنه فی لیله مبارکه انا کنا منذرین

۔ (۳)

حا' میم اس کتاب روشن کی قسم (۲) ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا

۔ ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں۔ (۳)

۲۶۔ سورۃ الجاثیہ (مکیہ)

حم (۱)تنزیل الکتاب من الله العزیز الحکیم(۲)

حا' میم (۱) اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب و دانا کی طرف سے ہے (۲)

تلک آیات الله نتلوہا علیک بالحق فبای حدیث بعد الله و أیته

یومنون (۶)یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں

تو یہ خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے ۔

۲۷۔ سورۃ الاحقاف (مکیہ)

حم (۱)تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم (۲)

حا٬ میم (۱) یہ کتاب خدائے غالب اور حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے ۔(۲)

۲۸۔ سورۃ ق (مکیہ)

ق والقرآن المجید(۱) بل عجبوا ان جاءھم منذر منھم فقال الکافرون ھذا شئی عجیب(۲)

قاف ـــ قرآن مجید کی قسم (۱) لیکن انہوں نے تعجب کیا کہ ان میں سے ایک ہدایت کرنے والا ان کے پاس آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ بات تو بڑی عجیب ہے ۔(۲)

۲۹۔ سورۃ القلم (مکیہ)

ن والقلم وما یسطرون (۱) ما انت بنعمۃ ربک بمجنون(۲)

نون اور قلم کی اور جو اہل قلم لکھتے ہیں اسکی قسم (۱) کہ اے محمد تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے اور تمہارے اخلاق بڑے عالی ہیں ۔(۳)

حروف مقطعات والی ان سورتوں میں قرآن کا کلام الٰہی اور معجز ہونے کو منکرین کے لئے بطور چیلنج بیان کیا گیا ہے کہ ان حروف سے یہ مرکب کلام اگر معجز نہیں ہے تو تم اس جیسا کلام بنا لاؤ لیکن وہ ایسا نہ کر سکے ۔ ان تمام سورتوں کا اسلوب بیان حیرت انگیز حد تک مرعوب کن ہے جو بغیر صورتوں کے اسلوب سے امتیازی حیثیت کا حامل ہے ۔

حروف مقطعات کی پانچ قسمیں ہیں

الف۔ بسیط (مفرد) جو ایک حرف پر مشتمل ہیں ۔ایسے حروف تین سورتوں کے شروع میں آئے ۔

ا۔ سورہ صٓ (۳۸) **ص والقرآن ذی الذکر ۔**

۲۔ سورہ قٓ (۵۰) **ق والقرآن المجید۔**

۳۔ سورہ القلم (۶۸) **نون والقلم وما یسطرون۔**

ب۔ دو حروف سے مرکب ۔ یہ دس سورتوں کے شروع میں آئے ہیں ۔ سات سورتیں "حم" سے شروع ہوتی ہیں انہیں حوامیم بھی کہا جاتا ہے ۔

یہ ۴۰ سے ۴۶ تک کی سورتیں ۔ غافر ۔ فصلت ۔ الشوری ۔ الزخرف ۔ الدخان ۔ الجاثیہ ۔ الاحقاف ہیں سورہ الشوری کے شروع میں پانچ حروف حم ۔ عسق آئے ۔چونکہ آغاز حم کے حروف سے ہوا ہے اسلئے اسکو حوامیم کے قبیلہ میں ہی شمار کیا جاتا ہے ۔

ج۔ سہ حرفی مرکب ۔ یہ تیرہ سورتوں کے شروع میں آئے ہیں "الم" یہ چھ سورتوں کے شروع میں ہیں ۔ البقرۃ ۔ العمران ۔ العنکبوت ۔ الروم ۔ لقمان ۔ السجدہ

الر ۔ یہ حروف پانچ سورتوں کے شروع میں ہیں ۔ یونس ۔ ھود ۔ یوسف ۔ ابراھیم ۔ الحجر ۔

طسم ۔ دو سورتوں کا آغاز اس سے ہوا ۔ سورہ الشعراء سورہ القصص ۔

د۔ چار حرفی مرکب ۔ یہ صرف دو سورتوں کے آغاز میں ہیں ۔

ر۔ المص سورہ الاعراف ۔ المر سورہ الرعد کے شروع میں آئے ہیں ۔

ہ۔ پانچ حرفی مرکب ۔ کھیعص ان حروف سے سورہ مریم کا آغاز ہوا ہے ۔

عربی زبان میں اسم اور فعل پانچ حروف سے زیادہ مرکب نہیں ہوتا ۔ اسی طرح حروف مقطعات پنج حرفی مرکب سے زائد نہیں ہیں۔

کفار مشرکین قرآن کو نہیں سننا چاہتے تھے وہ کہتے تھے :

"لاتسمعو الهذا القرآن والغو فیه لعلکم تغلبون "

(قرآن مت سنو اور اس میں شور ڈالو ہوسکتا ہے کہ تم غالب آجاؤ)

مکی سورتوں کے آغاز میں حروف مقطعات لائے جانے کی وجہ سے مشرکین تعجب سے کہنے لگے کہ یہ کیسا کلام ہے اسے سننا چاہیے ۔ حروف مقطعات والی سورتوں میں قرآن کی حقانیت پر متنبہ کیا گیا ہے وہ اس سے متاثر ہوتے اس طرح وہ قرآن سننے کی طرف مائل ہونے لگے۔

ایسا کلام فصیح وبلیغ جس کا مقصد مخاطب کو اپنی بات سمجھانے کے ساتھ ساتھ اسے مطمئن اور متاثر کرنا بھی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مخاطب کو آغاز کلام ہی میں اپنے مقاصد ومطالب سے ایسے انداز سے آگاہ کرے کہ وہ اس کی بات کو سمجھنےاور اسکے مطالب کو دل میں جگہ دینے کا آرزومند ہوجائے اور وہ اس کو دل وجان سے قبول کرنے کے لئے پورے طور پر آمادہ ہوجائے ۔ اس کا طریقہ یہ بھی ہے کہ کلام شروع کرنے سے قبل مخاطب کو متنبہ کیا جائے تا کہ مخاطب اسے غور سے سنے اور کوئی چیز اس سے چھوٹنے نہ پائے ۔ عربی زبان میں مخاطب کو آگاہ کرنے کے لئے کلمات تنبیہ وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ قرآن مجید جو بلاغت اور حسن بیان میں اعجاز کی حد تک پہنچا ہوا ہے اس پر مزید اضافہ کرتا ہے ۔ قرآن جس طرح اصلاح وہدایت میں پیشوا اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے ضروری ہے کہ وہ بلاغت میں بھی امامت کے درجے پر فائز ہو ۔

بلاغت اور حسن بیان کے لوازم میں سے یہ بھی ہے کہ کلام مخاطب کی ذہنی حالت واستعداد کے عین مطابق ہو

مثلاً تخویف وزجر کے وقت چیخ وگرج ۔ رحم وکرم کے لئے رقت آمیز آواز کا نکالنااظہار رنج والم کے وقت آہ و بکا سے کام لینا ۔ اسی طرح تشویق وترغیب کے لئے ایسا انداز بیاں کہ جس سے کشش اور رغبت پیدا ہو ۔ جدل ونزاع کے لئے پر زور اور مناسب طریقہ اختیار کرنا اسی طرح معانی ومطالب کو دلنشیں کرنے کے لئے مناسب حرکات سے کام لینا ۔

نزول وحی کے وقت جو لوگ قرآن کے مخاطب تھے انکے حالات پر بیان کردہ حکمت کا انطباق واطلاق ہمیں اس رائے کا اور زیادہ قائل و عامل بنا دیتا ہے ۔ عظیم حکمت ومصلحت کے پیش نظر جن سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات آئے ہیں ان کو قرآن کریم یا نبوت ورسالت سے متعلق مضامین کے ساتھ شروع کیا گیا ہے یہ بات سورہ مریم، عنکبوت، الروم اور نون پر صادق آتی ہے اگرچہ ان سورتوں کے آغاز کتاب خداوندی کے ذکر کے ساتھ نہیں کیاگیا ہے تاہم انکے شروع میں ایسے دلائل ذکر کیے گئے ہیں جن سے وحی ونبوت کا اثبات ہوتا ہے ۔

ظاہر ہے کہ سورہ البقرۃ اور العمران کے سوا ایسی سب سورتیں مکی ہیں ۔ مکی سورتوں میں مشرکین کو اثبات رسالت و نبوت کی دعوت دی گئی ہے ۔ سورہ البقرۃ اور العمران دونوں مدنی سورتیں ہیں جو اہل کتاب کے ساتھ جدال احسن کی آئینہ دار ہیں ۔ سورتوں کے یہ ابتدائی حروف اہل کتاب اور مشرکین دونوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ نازل شدہ قرآن کو اچھی طرح سے اخذ کریں اور اس ضمن میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہ لیں ۔

حروف مقطعات ہمیشہ لوگوں کو حیرت واستعجاب کی دعوت دیتے رہینگے ۔ حیرت اہتمام کی پیداوار ہے اور تنبیہ اور توجہ کو جنم دیتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ لوگوں کو سب سے زیادہ متنبہ کرنے والے یہ ازلی حروف مقطعات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیے گئے ہیں یہ نظریہ اس وقت اور بھی نمایاں ہوجاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ سورہ البقرۃ اور العمران بقول مشہور مدنی زندگی کے آغاز میں نازل ہوئیں ۔ ان سورتوں کو حروف مقطعات کے ساتھ نازل کرنے

سے یہود کو دعوت اسلامی سے آگاہ کرنے سے متعلق حکمت ربانی کی تکمیل ہوگئی اسلئے ان کے بعد کی مدنی سورتوں کو حروف مقطعات کے ساتھ شروع کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی تھی - بنابر این باقی مدنی سورتیں حروف مقطعات سے خالی ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر کفار کو متنبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ **"ان یا توابمثل هذا القرآن"** (کہ وہ اس قرآن جیسی کوئی چیز لائیں)**اوبعشر سورة**(اس جیسی دس سورتیں)**اوبسورة واحدة** (یا ایک ہی اس جیسی سورت) لیکن وہ ایسا نہ کرسکے تو یہ حروف مقطعات بطور تنبیہ نازل کیے گئے کہ یہ قرآن انہی حروف سے مرکب ہے اور تم جو اپنے آپ کو فصاحت وبلاغت کا حامل سمجھتے ہو - سب ملکر اس قرآن جیسی کوئی سی ایک سورت بنا لاؤ لیکن جب تم ایسا نہ کرسکے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ قرآن کسی انسان کا بنایا ہوا کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے -

سورہ البقرة میں فرمایا -

"وان كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهدائكم من دون الله ان كنتم صادقين فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التى وقودها الناس والحجارة اعدت للكٰفرين(۲۴)

(اور اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد عربی) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہے تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنا لاو اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بنا لاؤ اگر تم سچے ہو لیکن اگر ایسا نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے -)